بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۳۱ وفا ۱۳۴۲ھش ۹ صفر ۱۳۸۳ھ ۳۱ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳۰ جولائی بوقت پونے نو بجے صبح

کل حضور کو اعصابی ضعف کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں ؛

احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

مورخہ ۳ ر اگست مطابق ۱۲ ربیع الاول کو تمام جماعتیں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کریں

تمام احمدی جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں ۳ اگست ۱۹۶۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول بروز ہفتہ جلسے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کریں ۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ سیرت النبی صلعم کی شان کے شایان جلسوں کا اہتمام کریں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"محض تذکرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چیز ہے اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپؐ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے ۔"

نیز فرماتے ہیں :-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے ۔ مگر غیر مشروع امور بدعات منشائے الٰہی کے خلاف ہیں ۔"

مجلس مولود کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلائے کلمۂ اسلام و تذکرۂ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور صحت و بلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلعم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گئے اور کیسی خدا تعالیٰ نے اپنے اس مقبول بندے کی تائیدیں کیں اور کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا ۔ اور اس تقریر میں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو اور پُر درد اور مؤثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو ۔ کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے ۔" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

(قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز ہے ۔ ان دنوں آپ گھوڑا گلی (مری) میں تشریف رکھتے ہیں ۔ تازہ اطلاع کے مطابق آپ کو تا حال بہت گھبراہٹ اور کمزوری کی تکلیف ہے ۔ بائیں پاؤں کے ٹخنے میں نقرس کا درد بھی ہو رہا ہے ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

درخواست دعا

مکرم شیخ خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی اکثر بیمار رہتے ہیں مکرم شیخ صاحب سلسلہ کے ساتھ خاص اخلاص اور محبت رکھنے والے بزرگ ہیں جماعتی کاموں میں بہت ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو شفائے کامل عطا فرمائے ۔ (نائب وکیل التبشیر)

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی کامیاب سالانہ کانفرنس

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کانفرنس کا افتتاح فرمایا

انڈونیشیا کے وزراء اور دیگر مقتدر اصحاب کی طرف سے پیغامات

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار بانڈونگ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۶ جولائی کو جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح ہوا جس میں ۲۰۰۰ نمائندگان نے شرکت کی ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے افتتاحی تقریر فرمائی ۔ شام کو آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا ۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے تقریر فرمائی ۔ کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر ۴۴ وزراء اور ملک کی دیگر مقتدر ہستیوں کی طرف سے متعدد پیغامات موصول ہوئے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور اسلام کا بول بالا ہو ۔ (نائب وکیل التبشیر)

مبارک تحریک دعا یکم اگست تا ۳۱ اگست

روزانہ تین سو مرتبہ درود ۔ نماز تہجد ۔ اسلام کے غلبہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کیلئے دعائیں

(معتمد صدر صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

درود شریف ایک بہترین دعا ہے اس کا جتنا ورد کیا جائے اتنا ہی کم ہے

اس جامع دعا کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی عظیم الشان برکات حاصل کر سکتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۶ جولائی ۱۹۲۸ء

ایک سوال کے متعلق جو پچھلے ہفتہ میرے سامنے پیش ہوا میں اس وقت روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ ایک دوست نے لکھا کہ ۱۹۲۵ء کے خطبہ میں میں نے درود کے متعلق روشنی ڈالی تھی جس سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا تھا۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ ایک سوال ہے جس پر روشنی نہ ڈالی گئی تھی جو کہ ضروری ہے۔ وہ

سوال یہ ہے

کہ درود میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید اسی طرح یہ دعا ہے۔ اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید حالانکہ رسول کریم صلعم کا درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے۔ ایک بڑے درجہ والے کے لئے یہ دعا کرنا کہ اسے وہ کچھ ملے جو اس سے چھوٹے درجہ والے کو ملا اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ یہ دعا کرتے ہی چلے جانا اور قیامت تک کرتے چلے جانا۔ یہ ایک معمہ اور چیستان ہے جس کا حل ضروری ہے۔ واقعہ میں اگر اس بات کی حقیقت پر غور نہ کریں تو یہ بات ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی فقیر تھا۔ ایسے لوگ چونکہ ادھر ادھر پھرتے رہتے اور کوئی مستقل ٹھکانا نہیں رکھتے اس لئے علی العموم پولیس کی دست برد میں آتے رہتے ہیں اور تھانیدار کو سب سے زیادہ اختیارات کا مالک سمجھتے ہیں کہتے ہیں۔ اس نے ایک ای۔ اے۔ سی سے کچھ مانگا مگر اس نے مانگنے سے زیادہ اسے دیدیا اس پر فقیر کا دل دعا کی طرف مائل ہوا اور اس نے اس کے لئے یہ دعا کی کہ خدا تمہیں تھانیدار بنا دے۔ چونکہ اس کے نزدیک یہی درجہ سب سے بڑا تھا کیونکہ جہاں وہ جاتا تھا سپاہی اس کے پیچھے پڑ جاتے اور تھانیدار کے سامنے پیش کر دیتے۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ دعا کرنا کہ آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا درجہ دیا جائے ایسی ہی دعا ہے جیسے ای۔ اے۔ سی کے لئے یہ کہا گیا تھا کہ خدا تمہیں تھانیدار بنا دے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس طرح یہ دعا نہیں بلکہ بددعا معلوم ہوتی ہے۔

میرا خیال ہے

میں نے کئی دفعہ اس کے متعلق بیان کیا ہے مگر سوال کرنے والے ایسے دوست ہیں جو اخباروں سے تعلق رکھتے ہیں اور تحریریں پڑھنے والے ہیں ممکن ہے ان کے حافظہ کی غلطی ہو اور ان کو میری بیان کردہ باتیں یاد نہ رہی ہوں یا ممکن ہے میں نے ایسی وضاحت نہ کی ہو جس کی ضرورت ہو اس لئے پھر بیان کرتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ اعتراض دو جگہ پڑا کرتے ہیں ایک تو وہاں جو محل اعتراض ہو اور دوسرے ایسی جگہ جو محل اعتراض نہ ہو۔ جو محل اعتراض جگہ ہوتی ہے وہاں بھی دو صورتیں ہوتی ہیں اول یہ کہ اعتراض غلط ہو اور دوسری یہ کہ اعتراض صحیح ہو مگر وہ بات نادرست ہو جس پر اعتراض پڑتا ہے مگر درود تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا ہے اور آپ نے ہی نہیں سکھایا بلکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اب ہم یہ تو کہہ نہیں سکتے کہ درود میں غلطی ہے۔ اس وجہ سے دوسرا پہلو ہی اختیار کرنا پڑے گا کہ ایسی جگہ پر اعتراض کیا جاتا ہے جو محل اعتراض نہیں ہے۔ اس کے بھی دو پہلو ہیں ایک یہ کہ جن معنوں کے لحاظ سے اعتراض کیا جاتا ہے وہ غلط ہیں یا یہ کہ وہ معنے تو صحیح ہیں مگر جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ مگر ہم جتنا بھی غور کرتے ہیں یہ اعتراض غلط معلوم نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں سب انبیاء سے افضل آپکو بنایا ہے۔ کیونکہ

اکمل اور اتم دین

آپ کو ہی دیا گیا اور ممکن نہیں کہ بڑا کام چھوٹے کے سپرد کیا جائے اور چھوٹا کام بڑے آدمی کے۔ بڑا کام بڑے کو ہی دیا جاتا ہے اور چھوٹا چھوٹے کو۔ کبھی کوئی عقلمند یہ نہ کرے گا کہ گھسیارے کا کام تو ایک تعلیم یافتہ آدمی کے سپرد کر دے اور دفتر کا کام گھسیارے کے سپرد۔ کوئی بادشاہ نہیں کرے گا کہ وزیر کا کام ایک معمولی آدمی کے سپرد کر دے اور وزیر کو کسی ادنیٰ سے کام پر لگا دے حتیٰ کہ وہ یہ بھی نہ کرے گا کہ وزیر اعظم بننے کے لائق انسان کو وزیر بنا لے اور وزیر کو وزیر اعظم بنا دے۔ جب کوئی انسان اس طرح نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ سے کس طرح ممکن ہے کہ جو نبی خاتم النبیین ہونے کی قابلیت رکھتا تھا اسے نبی بنا دے اور جو نبی ہونے کی قابلیت رکھتا تھا اسے خاتم النبیین کا درجہ دیدے۔ اگر یہ مانا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام سب انبیاء سے بڑا تھا۔ آپؐ کو کامل شریعت دی گئی۔ آپؐ کو وہ مقام شفاعت عطا ہوا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا تو پھر یہ سمجھنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کسی اور نبی کو آپؐ پر فضیلت حاصل تھی۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی اعتراض نہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر اعتراض ہے کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کام تو سب انبیاء سے بڑھ کر سپرد کیا مگر سب سے بڑا درجہ نہ پایا۔

پس میں یہ مانتا ہوں کہ اعتراض غلط نہیں ہے مگر اس صورت میں ہمارے لئے یہی پہلو رہ جاتا ہے کہ جو معنی سمجھے جاتے ہیں وہ غلط ہیں اور اصل معنی و مفہوم کچھ اور ہے۔

اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اعتراض کس لحاظ سے پڑتا ہے۔ اعتراض پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیمؑ کی

ذاتی فضیلت

کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات چونکہ اعلیٰ ہے اس لئے درود میں یہ دعا کرنے سے کہ آپؐ کی ذات کو وہ کچھ دیا جائے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا۔ اس سے آپ کی ہتک ہے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ذاتی فضیلت کے علاوہ اور بھی کئی باتیں ہوا کرتی ہیں جو درجہ کی بلندی کا ثبوت ہوتی ہیں اور جبکہ ذاتی فضیلت کے لحاظ سے اعتراض پڑتا ہے اور ادھر قرآن کریم میں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھنے کا طریق بھی بتایا ہے تو پھر دیکھنا یہ چاہیئے کہ کس طرح اور کس لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور درود پر اعتراض نہیں پڑتا۔

قرآن کریم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دو قسم کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو ذاتی ہیں مثلاً یہ کہ ابراہیمؑ حلیم ہے۔ اواب ہے۔ صدیق ہے۔ خدا کا مقرب ہے ان فضیلتوں کے لحاظ سے لازماً ماننا پڑے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔ ورنہ آپ خاتم النبیین اور سید ولد آدم نہیں ہو سکتے۔ مگر ایک چیز حضرت ابراہیمؑ میں ایسی پائی جاتی ہے جو ان کی ذاتی خوبی نہیں بلکہ ان کی قوم کی فضیلت ہے اور

وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ

کہ ہم نے ابراہیمؑ کو ہی نبوت نہیں دی تھی۔ بلکہ اس کی ذریت کو بھی بڑا درجہ دیا تھا۔ اس میں نبوت رکھ دی تھی۔ یہ وہ فضیلت ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل کو خاص طور پر حاصل ہوئی۔ کہ اس میں نبوت رکھی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہم

ایک اور بات

دیکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک (۲-۱۲۱)

کہ میرے اور اسمٰعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کر دے۔ اب دیکھو حضرت ابراہیمؑ تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ ان کو امت مسلمہ ملے مگر خدا تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے کہ ہم نبیوں کی جماعت پیدا کریں گے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے جو مانگا اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے دیا۔ اس سے کیا معلوم ہوتا ہے یہ کہ خدا تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا کہ آپ نے جو مانگا۔ خدا تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ سوائے اس کے جو اس کی سنت اور قضا کے مقابلہ میں آکر ٹکرانے والا تھا۔ ایسے موقعہ پر بے شک انکار کر دیا ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوا کہ انہوں نے مانگے مسلم اور خدا تعالیٰ نے دیئے نبی۔ اب یہی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور درود کے یہ معنی کرو۔ کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا وہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا اس سے بڑھ کر ان کو دیا۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مانگا اس سے بڑھ کر دیتا۔ اب

درجہ کے لحاظ سے فرق

یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عرفان کے مطابق۔ کیونکہ جتنی جتنی معرفت ہوتی ہے اس کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے ایک چھوٹا بچہ "چیچی" مانگتا ہے۔ لیکن جب ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تو مٹھائی مانگنے لگتا ہے۔ جب جوان ہونے پر آتا ہے تو اچھے کپڑے طلب کرتا ہے۔ جوان ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ماں باپ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کریں

پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسے جائداد کا حصہ دے دیا جائے۔ غرض جوں جوں عرفان بڑھتا ہے مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اسی طرح جتنا کسی کا خدا تعالیٰ کے متعلق عرفان ہوتا ہے اسی کے مطابق وہ دعا کرتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے تو یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی ہونگی۔ اور درود میں جو دعا مانگی جاتی ہے۔ اس کا

صحیح مطلب

یہ ہوا۔ الٰہی حضرت ابراہیمؑ نے آپ سے جو مانگا تھا انہیں آپ نے اس سے بڑھ کر دیا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مانگا اسے بھی اس سے بڑھ کر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ اور وہ چیز جس کے لئے حضرت ابراہیم سے بڑھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دینے کی دعا کی گئی ہے۔ یہی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت مسلمہ مانگی۔ ان کی نسل میں نبوت قائم کر دی گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے ان سے بڑھ کر نعمت دی جائے۔

اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنے عظیم الشان مدارج کے حصول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے اور جب ہم درود پڑھتے ہیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی ترقی کی دعا ہے اور اتنی

جامع دعا

ہے کہ اس سے بڑھ کر خیال میں بھی نہیں آسکتی اس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ رحمتیں جو حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوئیں۔ ان سے بڑھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ مانگا اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان سے بڑھ کر دینے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی شان سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی کہ

ایک بچہ ملے

جو نسل چلائے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے تارے گنے نہیں جاتے۔ اسی طرح وہ بھی گنی نہ جا سکے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچہ نہ مانگا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ انی مکاثر بکم الامم کہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ امت دی۔

پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں جس قدر کہ کی گئیں تھیں۔ اسی طرح امت محمدیہ کو کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں۔

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے

درود کیوں رکھا

مسلمان یہ دعائیں کر سکتے تھے کہ جو کچھ پہلی امتوں کو ملا اس سے بڑھ کر انہیں دیا جائے میرے نزدیک درود کے ذریعہ دعا سکھانے میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو دھوکہ لگنے والا تھا کہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی امت کو جو کچھ ملا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کو نہیں مل سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دھوکا کھانا تھا کہ امت محمدیہ اس نعمت سے محروم کر دی گئی۔ اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہوتی تھی۔ اس لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو ملا۔ اس سے بڑھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملے اور اس میں نبوت بھی آ گئی۔ پس جب کوئی مسلمان

درود کی دعا

پڑھتا ہے تو گویا یہ کہتا ہے کہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ کا جو وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں بھی پورا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چونکہ جسمانی ذریت بھی تھی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی جسمانی بیٹا نہ تھا۔ اس لئے خیال کیا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا گیا وہ یہاں پورا نہ ہوگا اس خیال کو دور کرنے کے لئے درود کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ اے مسلمانو! تم ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت ہو تمہیں یہ انعام دیا جا سکتا ہے۔

پس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو دکھایا گیا اس سے بڑھ کر ہمیں دے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو نبی آئے وہ

ابراہیمی سلسلہ کے نبیوں سے بڑھ کر

ہو۔ ہاں ان میں یہ فرق بھی ہوگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔ اس میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ کا کمال ظاہر ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اگر مومن سے کسی کو جسمانی رشتہ ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل کو جو نبوت ملی۔ اس میں جسمانی رشتہ کا بھی لحاظ رکھا گیا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر جو فیض ہوا وہ صرف

روحانی تعلق

کی وجہ سے اور روحانیت میں کمال حاصل کرنے

کے باعث ہوا۔

پس درود مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ تمہارے اندر ان فیوض سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر جاری ہوئے جاری رہیں گے۔ اور یہ دعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی کہ تمہیں وہ کچھ ملنا ہے جو مانگنے سے بڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر عرفان کس کو ہو سکتا ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہوں گی مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ آپ کی امت سے یہ دعا کراتا ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر دیا اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعائیں کیں ان سے بڑھ کر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کہتے چلے آئے ہیں کہ

روحانی ترقی کا گُر

درود ہے۔ یہ سُن کر نادان کہتے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمت اور برکت درود میں مانگی جاتی ہے۔ اپنے لئے اس میں کیا ہے کہ اس کے ذریعہ روحانی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے دعا ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دے کر اس دعا کی وسعت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس

درود بہترین دعا ہے

اور اس پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں اس نکتہ کو یاد رکھ کر اگر کوئی درود پڑھے گا تو اسے دعاؤں میں خاص لطف اور مزہ آئے گا کیونکہ اب پڑھنے والے کے لئے اس کے الفاظ کوئی

چیستان اور معمہ نہیں

بلکہ خدا تعالےٰ تک پہنچانے کے لئے کُھلا ہوا راستہ ہے۔ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ خدا اور رسول کی طرف سے جتنی باتیں سکھائی گئی ہیں ان میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔ انسان اپنی نادانی سے انہیں قابلِ اعتراض سمجھتا ہے مگر وہ بڑی بڑی برکتیں اپنے اندر رکھتی ہیں۔

✱

شذرات

—— شیخ خورشید احمد ——

یہ تردید ہے یا تائید؟

"مولانا خان محمد صاحب ربانی امیر جماعت اسلامی ملتان" نے ایک تقریر میں کہا:۔
"تقریباً ۱۹۲۷ء کی بات ہے کہ ہندوستان میں یہ بحث چھڑی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے یہ مسئلہ انگریزوں نے اسلام سے بدظن کرنے کے لئے چھیڑا تھا اس کا جواب اُس وقت کے صحافیوں، علماء کرام وغیرہ نے دیا کسی نے معذرت کا انداز اختیار کیا کسی نے اصل جواب سے ہٹ کر جواب دینے کی کوشش کی اس پر مولانا مودودی نے جو اس وقت جمعیۃ العلماء کے اخبار الجمعیۃ کے ایڈیٹر تھے اس مسئلہ پر ایک نہایت مدلل اور لاجواب کتاب لکھی جس کا نام الجہاد فی الاسلام ہے"۔
(ایشیا ۱۴ جولائی ۶۳ء صفحہ ۱۶)

کاش مولانا خان محمد صاحب لگے ہاتھوں یہ بھی بتا دیتے کہ مودودی صاحب نے اپنی اس "نہایت مدلل اور لاجواب کتاب" میں اس اعتراض کا کیا جواب دیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا! لیجئے ہم بتائے دیتے ہیں کہ مودودی صاحب نے کیا جواب دیا۔ مودودی صاحب نے تحریر فرمایا:۔

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے"۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸)

اس جواب کو بار بار پڑھئے اور پھر خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ "انگریز نے اسلام سے بدظن کرنے کے لئے" جو اعتراض کیا تھا مودودی صاحب نے اپنے "مدلل جواب" میں اس کی تردید کی ہے یا تائید؟

عیسائی ہونے کے محرکات

انگریزی حکومت کے ابتدائی دور میں برصغیر ہندو پاکستان میں جب عیسائیت کی یلغار شروع ہوئی تو بہت سے جید مسلمان علماء بھی اس کی لپیٹ میں آکر مرتد ہو گئے تھے۔ مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ان مرتدین کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان مرتدوں میں سے صفدر علی۔۔۔ کا زمانہ ارتداد ۱۸۶۵ء ہے بمقام جبل پور۔ اور عماد الدین کا ۱۸۶۶ء بمقام امرتسر۔ صفدر علی نے۔۔۔ مسلمانوں میں تبلیغ مسیحیت کی اور عماد الدین نے کتابوں پر کتابیں اور وہ بھی بدزبانی کے ساتھ اسلام کے خلاف لکھ کر مسیحیوں میں خوب نام پیدا کیا اور (کلکتہ) اور لاہور میں پادری کے عہدہ پر فائز رہے۔۔۔
۔۔۔ کاش کوئی صاحب وقت نکال کر ذرا ان مرتدین کے تفصیلی حالات لکھتے اور یہ پتہ لگاتے کہ ان کے ارتداد کے اسباب کیا کیا ہوئے اور کیا محرکات ایسے آخر ہوئے جن سے انہوں نے اسلام جیسی نعمت بے بہا سے ہاتھ دھویا"۔ (صدق جدید ۱۹ جولائی ۱۹۶۳ء)

مولوی صاحبان کے مرتد ہو جانے کے بعض محرکات تو بالکل ظاہر و باہر ہیں مثلاً عیسائیت کا ظاہری اقتدار و عروج اور قبول عیسائیت کے مادی فوائد وغیرہ لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے غیر اسلامی معتقدات بھی مرتد ہونے کے محرکات میں شامل تھے جو مسلمانوں میں رائج ہو گئے تھے مثلاً عقیدۂ حیاتِ مسیح جس پر عیسائیوں نے الوہیتِ مسیح اور کفارہ کی بنیاد رکھی۔ اس خطرناک عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور اہم اور اعلےٰ تعلیم توحید کو مشکوک کیا گیا ہے۔ ایک طرف عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) زندہ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ بے شک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور دو ہزار برس سے اب تک اسی طرح موجود ہے۔ کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب مَیں ایک مسلمان مولوی کے مُنہ سے یہ لفظ سُنتا ہوں۔۔۔ زندہ نبی کو مردہ نبی قرار دیا گیا اس سے بڑھ کر بے حرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہوگی۔۔۔ حقیقت میں اسی غلط اور ناپاک عقیدہ نے لاکھوں آدمیوں کو مرتد کر دیا ہے"۔
(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

بلا تبصرہ

نوائے وقت لاہور میں محمد اسلم صاحب رانا مرکز تحقیق مسیحیت لاہور کا ایک مضمون "اسلامی درس گاہیں اور مشنری ادارے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس میں وہ بعض مسلمان علماء کی علمیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمارے علمائے کرام کا علم گنز قدوری قافیہ تک محدود ہوتا ہے یہاں ایک واقعہ کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا چند ماہ پیشتر ایک مولوی صاحب نے جو اپنے آپ کو علامہ لکھتے ہیں مجھ سے اپنے جریدہ کے لئے مضمون لکھنے کی فرمائش کی۔ آٹھ دس دن بعد جب مَیں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے کہ آپ کا مضمون بڑا اچھا ہے مَیں اسے پمفلٹ کی صورت میں چھپواؤں گا لیکن ایک چیز سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ جا بجا فیصد فیصد آپ نے کیا لکھا ہے؟ مَیں نے مثال دے کر عرض کیا کہ اگر آج گھی چھ روپے سیر بک رہا ہے اور کل اس کا بھاؤ نو روپے سیر ہو جائے تو کہیں گے کہ گھی کی قیمت میں پچاس فیصد اضافہ ہو گیا وہ اسے سمجھنے سے قاصر نظر آئے تو مَیں نے پانچ چھ مثالیں اور دیں۔ خدا معلوم پھر واقعی سمجھ گئے تھے یا انہوں نے یونہی سر ہلا دیا تھا"۔ (نوائے وقت ۲۹ اپریل ۶۳ء)

انگریزی تفسیر القرآن جلد اوّل کی ضرورت

ہمیں انگریزی تفسیر القرآن جلد اوّل کی قیمتاً ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست فروخت کرنا چاہیں تو وہ ہمیں مطلع کریں۔ نیز جو قیمت حاصل کرنا چاہیں اس سے بھی اطلاع دیں۔ ایک غیر احمدی دوست کو اس کی ضرورت ہے۔

(نائب وکیل التبشیر)

چند سوال اور ان کے جواب

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء ربوہ)

سوال

خطوط میں بسم اللہ لکھنے سے کلام الہٰی کی بے حرمتی تو نہیں ہوتی؟

جواب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطوط شاہان عالم کو لکھے اُن میں بسم اللہ اور قرآنی آیات کا اندراج تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کا ذکر تو خود قرآن کریم میں ہے۔ فرمایا انه من سليمان وانه بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہر قسم کے خطوط میں بالعموم اس کا التزام فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے یہ طریق سنت انبیاء ہے۔ علاوہ ازیں اس طریق سے دین کا اُنس اور اس سے لگاؤ بڑھتا ہے اور عوام میں اسے وسیع اشاعت ملتی ہے پس انما الاعمال بالنيات کے تحت چونکہ نیت بخیر ہے۔ اس لئے خطوط میں اس طریق کے اختیار کرنے سے بے حرمتی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سوال

ہمارے تمدن میں یہ رواج ہے کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر عورتیں تین چار روز یا ہفتہ عشرہ کے لئے گانے کی محفلیں لگاتی ہیں اور خوشی کا اظہار کرتی ہیں جہاں تک خوشی کا اظہار ہے وہ ایک لازمی چیز ہے مگر سوال یہ ہے کہ گانے کس قسم کے ہوں کیا ایسے موقع پر فلمی گانے گائے جا سکتے ہیں جبکہ سنیما بینی کی سخت ممانعت ہے؟

جواب

حدیث میں آتا ہے انکحت عائشة رضی ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اهديتم الفتاة قالوا نعم۔ قال ارسلتم معها من يغنى قالت لا۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول اتيناكم اتيناكم فحيانا وحياكم (مسند احمد)

یعنی حضرت عائشہ رضی نے ایک عزیزہ کی شادی کی جو انصار سے تعلق رکھتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کہ دلہن کو کوئی تحفہ بھی دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا دیا ہے۔ آپ نے پوچھا گانے والیوں کو بھیجا ہے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا انصار ایسے مواقع پر گانے کو پسند کرتے ہیں۔ ان میں کچھ تغزل کا رنگ ہے۔ اس لئے اگر تم کسی گانے والی کو بھیج دیتے جو اس طرح گاتی کہ ہم سلامتی کی دعائیں لیکر آئے ہیں تم بھی سلامتی کی دعائیں کرو تو خوب ہوتا۔ ایک اور حدیث ہے۔

عن الربيع بنت معوذ قالت دخل على النبى صلى الله عليه وسلم غداة بنى على فجلس على فراشى كمجلسك منى وجويرات يضربن بالدف يندبن من قتل من اباتى يوم بدر حتى قالت احداهن وفينا نبى يعلم ما فى غد فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا تقولى هكذا وقولى كما كنت تقولين (بخاری)

ربیع روایت کرتی ہیں کہ جب میرا رخصتانہ ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں جس میں میرے ان آباؤ اجداد کے کارناموں کا ذکر تھا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ ایک لڑکی نے گاتے گاتے ایک مصرعہ اس طرح پڑھا کہ "ہم میں نبی ہیں جو جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا"۔ آپ نے فرمایا جو گا رہی تھیں وہی گاؤ یہ مصرعہ رہنے دو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شادی کے اس قسم کے ایک موقع پر فرمایا۔ "آج میرے پاس ایک شکایت آئی ہے جس کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے میں نے مولوی ابو العطاء صاحب کو مقرر کیا ہے ۔۔۔۔ یہاں ایک شادی ہو رہی ہے کہتے ہیں کہ اس تقریب پر وہاں فلمی گانے گائے جا رہے ہیں اور ناچ بھی ہوا ہے۔ اس قسم کی شکایتیں میرے پاس پہلے بھی پہنچ چکی ہیں یہ خطرناک مرض ہے جو لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شادی بیاہ کے موقع پر لڑکیاں حدیث کی رو سے گانا جائز ہے مگر وہ گانا ایسا ہونا چاہئے جو یا تو مذہبی ہو یا پھر بالکل بے ضرر ہو۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر عام گانے جو مذاق کے رنگ میں گائے جاتے ہیں اور جو بالکل بے ضرر ہوتے ہیں ان میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ محض دل کو خوش کرنے کے لئے گائے جاتے ہیں۔ ان کا اخلاق پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مجھے یاد ہے بچپن کے زمانہ میں ہمارے ہمسایہ میں کوئی ایسی ہی تقریب ہوئی۔ شاید کسی لڑکے یا لڑکی ۴۴

۴۴ کی شادی تھی ایک میراثن آئی اور اس نے گانا شروع کر دیا۔ پہلے زمانہ میں چونکہ چھوٹے بچوں کی شادی رچائی جاتی تھی اس لئے اشعار میں اس قسم کی شادیوں کی قباحتیں مذاق کے رنگ میں بیان کی جاتی تھیں اس میراثن نے بھی ایسے ہی اشعار گائے جن میں چھوٹی عمر کی شادی بیاہ کی خرابیوں کا ذکر تھا ایک جگہ یہ بیان تھا کہ لڑکا چھوٹا تھا اور لڑکی سمجھدار تھی ایک دن لڑکا رو پڑا تو اس کی بیوی نے لڈو دے کر اسے خوش کیا چنانچہ یہ مصرعہ مجھے اب تک یاد ہے کہ لڑکی کہتی ہے کہ جب میرا خاوند رو پڑا

"میں لڈوا دے پرچایا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہ شعر سن کر ہنستے تھے گو آپ روک نہیں سکتے تھے کیونکہ یہ دوسروں کے ہاں شادی تھی۔ مگر اظہار نفرت تو کر سکتے تھے لیکن آپ نے اظہار نفرت بھی نہ کیا بلکہ فرمایا کہ خوب شعر کہا ہے ۔۔۔۔ یا بعض دفعہ بھائی بہن کی محبت کا اشعار میں ذکر ہوتا ہے بہن کہتی ہے کہ میرا بھائی کب میکے سے مجھے لینے آئے گا اس قسم کے اشعار کہنا یا پڑھنا کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ انسانی فطرت کا اظہار ہے۔

شریعت نے گانا منع نہیں کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی یہ باتیں ہوتی تھیں اور آپ نے ان سے کبھی نہیں روکا۔ بلکہ اگر کسی نے اشعار پڑھنے سے روکنا چاہا تو آپ نے اسے منع فرمایا۔

درحقیقت یہ بھی ایک عیب ہوتا ہے کہ لوگوں کو ایک روکھی جماعت بنا دیا جائے اور حسن مذاق کا رنگ ان میں دکھائی نہ دے لیکن جہاں اس قسم کے ہلکے مذاق اور پاکیزہ گانوں میں کوئی حرج نہیں وہاں اس گند کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ فلمی گانے جو نہایت ہی گندے اور غلیظ ہوں اور فطرت انسانی کو مسخ کر دینے والے ہوتے ہیں وہ شادی بیاہ کے موقعہ پر گائے جائیں اور چوہڑیاں اور میراثنیں نچوائی جائیں یہ بھاری نقص ہے جس کو روکنا بہت ضروری ہے۔

گھڑا بجانا

ایک دوست نے سوال کیا کہ شادی کے موقع پر عورتیں بعض دفعہ گھڑا بجاتی ہیں اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو صرف دف بجائی جاتی تھی۔ گھڑا بجانے کے متعلق مجھے کوئی ذاتی واقفیت نہیں لیکن میر ناصر نواب صاحب چونکہ دہلی کے تھے اس لئے وہ گھڑا بجانا بہت برا سمجھتے تھے حدیثوں میں صرف دف کا ذکر آتا ہے۔ (الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۴۹ء)

گھوڑا گلی جاتے ہوئے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کا راولپنڈی میں ورود مسعود

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی مورخہ ۱۷ جولائی کو لاہور سے گھوڑا گلی جاتے ہوئے ۷ بجے شام راولپنڈی پہنچے۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب نے نہایت تفصیل سے مقامی جماعت کے حالات دریافت فرمائے دوسرے دن ۱۸/۷/۶۳ کو ۹ بجے صبح حضرت میاں صاحب بذریعہ کار گھوڑا گلی کے لئے روانہ ہوئے اس موقعہ پر جماعت مقامی کے تیس منتخب عہدیداران و افراد نے حضرت میاں صاحب سے مصافحہ اور ملاقات کا شرف حاصل کیا اور روانگی کے وقت اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ گھوڑا گلی جانے کے لئے مری روڈ پر ہی چونکہ جماعت کی نئی تعمیر کردہ مسجد آتی تھی لہٰذا محترم امیر صاحب مقامی کی درخواست پر حضرت میاں صاحب نے گھوڑا گلی جاتے ہوئے مری روڈ پر مسجد کے سامنے پہنچ کر کار روک کر جماعت کی ترقی اور مسجد کی تکمیل کے لئے اجتماعی دعا فرمائی اس موقعہ پر مقامی جماعت کے احباب کی ایک کثیر تعداد مسجد میں موجود تھی ان سب نے حضرت میاں صاحب سے مصافحہ اور ملاقات کا شرف حاصل کیا

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ راولپنڈی)

جھنگ میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کی پہلی تربیتی کلاس ۲-۳-۴ اگست بروز جمعہ ہفتہ اتوار مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالےٰ کلاس بعد نماز جمعہ شروع ہو کر بروز اتوار بعد دوپہر ختم ہو گی۔ علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شمولیت بھی متوقع ہے۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ سے خصوصاً اور دوسری مجالس سے عموماً درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو کلاس میں شمولیت کیلئے بھجیں قیام و طعام کا مقامی طور پر انتظام ہوگا موسم کے مطابق بستر ہمراہ لا دیں۔

(قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی کراچی کی بچی ٹائیفائڈ سے سخت بیمار کئی یوم سے بے ہوش پڑی ہے احباب کرام سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ کلیم الرحمٰن نظارت اصلاح و ارشاد)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں

مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بی۔ اے بی ایس سی اور ایف اے ایف ایس سی اور میٹرک کے جن طلباء اور طالبات کو امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید اُن سب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ ان کی کامیابی کو آئندہ ان کے لئے ہر لحاظ سے روحانی و جسمانی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد مبارک ہے کہ :-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"۔

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور اُن کے والدین اور سرپرست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

امتحان سٹینو ٹائپسٹس برائے محکمہ ڈاک

امتحان مقابلہ ۹/۸/۶۳ کو دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل ٹولنٹن مال لاہور میں

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵ سپیشل پے ۲۵ روپے

فارم دفتر پی ایم جی سے ایک روپیہ میں بصورت ٹکٹ ڈاک

شرائط :- میٹرک۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۸۰ ٹائپ ۴۰

درخواستیں :- ۲۵/۸/۶۳ تک ضروری اسناد کے ساتھ بنام پی ایم جی (پ۔ ٹ۔ ۲۲/۷/۶۳)

داخلہ امیدواران از آزاد کشمیر

ریزرو سیٹوں کیلئے داخلہ کی درخواستیں ۲/۸/۶۳ تک بنام ڈائرکٹر ایجوکیشن آزاد گورنمنٹ جموں و کشمیر مظفرآباد۔

اوّل : میڈیکل کالجز۔ کنگ ایڈورڈ لاہور۔ نشتر ملتان۔ پشاور۔ کراچی۔ فاطمہ جناح لاہور ڈینٹل لاہور۔

دوم : انجینئرنگ۔ یونیورسٹی لاہور۔ پشاور۔ کراچی کالج

سوم :- ڈی وی ایم کورس۔ ایگریکلچر یونیورسٹی لائل پور

چہارم :- ایم ایس سی کورس۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ پشاور یونیورسٹی

پنجم :- بی ای ڈی کورس۔ سی ٹی۔ لیڈی میکلیگن لاہور

ششم :- بی کام۔ کامرس کالج پشاور و ہیلے کالج لاہور (پ۔ ٹ ۲۲/۷/۶۳)

سیکنڈ گریڈ کلرکوں کی ضرورت

سٹیٹ بنک آف پاکستان لائلپور میں۔ تنخواہ۔ ۹۰-۵-۱۰۰-۷½-۱۴۵-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۵۵۔ لوکل و ہاؤس و گرانی الاؤنس علاوہ۔ تحریری امتحان و انٹرویو

شرائط :- میٹرک فرسٹ ڈویژن۔ عمر ۵/۸/۶۳ کو ۱۸ تا ۲۲

مجوزہ فارم واپسی لفافہ و ٹکٹ والا بھیجکر کسی دفتر سٹیٹ بنک سے لیں۔

درخواستیں ۵/۸/۶۳ تک بنام مینیجر سٹیٹ بنک آف پاکستان پوسٹ بکس ۲۷ لائلپور (پ۔ ٹ۔ ۲۲/۷/۶۳)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

۶۔ مکرم سید محمد لطیف شاد صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار اور لاہور میں زیر علاج رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار سے آرام ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ قارئین کرام سے شاد صاحب موصوف کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید ۱۹۶۳ء

نام	رقم	نام	رقم
سیٹھی فضل حق صاحب	۶-۸۸	سیٹھی محمد ایوب صاحب	۶-۵۰
بیگم صاحبہ " "	۶-۵۰	مولوی عبدالکریم صاحب مع اہل و عیال	۱۵-۵۰
شیخ محمد حسین بشیر احمد صاحبان	۶-۲۵	سید ناصر احمد صاحب بخاری	۷-۰۰
بیگم صاحبہ مسٹر فضل الدین صاحب	۷-۰۰	شہزادہ محمد عشاق صاحب	۶-۸۸
میر عبدالمجید صاحب	۷-۰۰	راجہ فضل احمد صاحب کالا گجراں	۶-۳۱
خواجہ محمد صادق صاحب غلہ منڈی	۹-۰۰	عبدالعزیز صاحب ولد احمد الدین زرگر	۳۰-۰۰
لیڈی ڈاکٹر مس سلیمہ اختر صاحبہ	۲۰-۰۰	ناصر احمد صاحب انصاری	۶-۵۰
استانی رضیہ بیگم صاحبہ	۷-۰۰	محمود احمد صاحب ڈرافٹسمین	۶-۰۰
ملک منیر احمد صاحب	۷-۰۰	ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب	۲۰-۰۰
عبدالرحیم صاحب بٹ	۶-۰۰	کیپٹن عبدالرشید صاحب	۲۰-۰۰
سلیچی داؤد احمد صاحب	۶-۷۵	حوالدار ملک مبارک احمد چکوالی	۸-۳۱
مرزا اصغر صاحب لون (الرقہ)	۱۰-۰۰	ملک عبدالرشید صاحب	۱۰-۰۰

(ناظم وقف جدید)

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کی پہلی تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے زیر انتظام پہلی دفعہ گوجرانوالہ میں تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ مرکز سے محترمہ طاہرہ کلثوم صاحبہ ایم اے اور محترمہ امۃ الرشید لطیف صاحبہ ایم اے تشریف لائیں۔ ۲۲ جون کو کلاس شروع کی گئی۔ کلاس میں ۳۰ لڑکیوں نے شمولیت کی۔ یہ کلاس ۹ دن جاری رہی دسویں دن امتحان لیا گیا۔ امتحان میں ۱۲ لڑکیاں شامل ہوئیں خدا کے فضل سے تمام پاس ہو گئیں۔ کلاس صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک لگائی گئی یہاں کے مربی صاحب نے قرآن شریف کے پارہ دوم کا نصف باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھائی۔ محترمہ امۃ الرشید لطیف صاحبہ نے اختلافی مسائل پر نوٹس لکھوائے تیسرے پیریڈ میں محترمہ طاہرہ کلثوم صاحبہ نے لیکچر سیالکوٹ اور تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات پر لیکچر دیا۔ اور نوٹس لکھوائے۔ یہ کلاس یکم جولائی کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

(خاکسارہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۶ پر فہرست معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار نمبر ۱۳۵ میں مکرم نوابزادہ محمد اسحق خان صاحب کی طرف سے عطا شدہ عطیہ کا ۳۳۰/- روپیہ کی بجائے ۳۰/- غلطی سے لکھا گیا ہے احباب درستی فرمالیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میں کافی پریشان چلا آرہا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (احمد خان گنگ چین)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم عبدالبصیر تین چار یوم سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ عزیزم کو ملٹری ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک بخار نہیں ٹوٹا۔ حالت درخواست دعا ہے۔ (اہلیہ گروپ کیپٹن عبدالحی نمبر ۱ کیمبل روڈ پشاور کینٹ)

۳۔ میرا عزیز محمد حفیظ ملازم آئل کمپنی اچانک الجھن میں پھنس گیا ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ عزیزم کی باعزت بریت کیلئے دعا فرمادیں۔ فہمیدہ اہلیہ میاں عبدالرشید لاہور)

۴۔ میرے اباجان سات روز سے گھٹنوں کی درد میں مبتلا ہیں۔ سب احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے (خاکسارہ مجیدہ بیگم چک نمبر ۵۶ گ ب)

۵۔ میری ہمشیرہ عزیزہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ پنشنر اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب پنشنر ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور) حال موضع ڈعیپی ضلع سیالکوٹ میں اچانک شدید دورہ بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بیماری کی نازک صورت کے پیش نظر ان کو سول ہسپتال سیالکوٹ شہر داخل کر دیا ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام و درویشان کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم موصوفہ کو صحت کامل عطا فرما دے۔

(محمد یوسف چوہدری سیالکوٹ شاپ غلہ منڈی ربوہ)

مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے گرانقدر عطیہ

ایک مخلص بہن نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں۔ مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ کے لئے مبلغ چار ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ بذریعہ چیک وکالت مال تحریک جدید کو ارسال فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس نیک اور مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مزید قربانیوں کی توفیق دے کہ ہمیشہ انہیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے آمین۔

دیگر مخیر احباب بھی اس نیک نمونہ کے پیش نظر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ اشاعت لٹریچر انصار اللہ

ماہ جولائی میں سو فیصد وصول کیا جائے

مجلس انصار اللہ کے لازمی چندہ جات میں ایک چندہ اشاعت لٹریچر ہے جس کی شرح ایک روپیہ فی رکن سالانہ مقرر ہے فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ چندہ پورے کا پورا ماہ جولائی ۱۹۶۳ء میں وصول کر لیا جائے عہدیداران مہربانی فرما کر تمام اراکین میں اس کا اعلان کر دیں اور اس ماہ میں یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوادیں۔ اشاعت کا کام اس قدر وسیع ہے کہ جس قدر بھی رقم ہو کم ہے۔ لہٰذا یہ چندہ جس کی شرح بھی زیادہ نہیں اس ماہ کے اندر ضرور وصول کر لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۶ پر فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے اس کے شمارہ نمبر ۱۷۲ میں نام کی غلطی ہوگئی ہے صحیح نام حسب ذیل ہے۔

"مکرم مرزا۔ ارشاد احمد صاحب پیراں غائب ضلع ملتان"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

مکرمہ سیدہ حفیظ الرحمٰن قمر بیگم مکرم سید مبارک احمد صاحب تالپور حیدرآباد نے حال ہی میں مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے (۳۰۰) تین سو روپیہ ادا فرمایا ہے۔ وہ ایم اے کے امتحان میں شریک ہوئی ہیں ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ میرے لڑکے خالد محمود نے ایم اے کا امتحان پاس کر لیا ہے اور اب ملازمت اختیار کر لی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین (سید مہر حسین شاہ انسپکٹر نعیم اللہ)

نوٹ:- اس خوشی میں محترم شاہ صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے (منیجر الفضل)

۳۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ محمودہ تاج امسال ایف اے فائنل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکنڈ ڈویژن حاصل کر کے کامیاب ہوئی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے (تاج الدین لائل پوری ناظم دارالقضاء ربوہ)

نوٹ:- اس خوشی میں محترم مولوی صاحب موصوف نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ۔)

شجرکاری اور احباب جماعت کا فرض

مغربی پاکستان میں ۷ راگست سے ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے اس دوران محکمہ جنگلات قلمیں اور پودے ایک بڑی تعداد میں مفت تقسیم کرے گا دیہات میں محکمہ جنگلات سے پودے حاصل کرنے کی کوئی خاص ضرورت تو نہیں ہوتی کیونکہ ہر علاقہ میں وہاں کی آب و ہوا اور زمین کے مطابق تیز رفتاری سے بڑھنے والے خودرو پودے مل جاتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کو اس طرح لگایا جائے کہ خوبصورت لگیں اور کاشتکاری میں بھی حائل نہ ہوں کھالوں اور منیڈوں (بنیں) پر لگانے سے دونوں اغراض پوری ہو جاتی ہیں زمینداروں کو چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے پودے کھیتوں سے اکھاڑ کر کھالوں اور منیڈوں پر لگا دیں حسب ضرورت محکمہ جنگلات کی قریبی نرسری سے پودیں حاصل کریں۔

سب زمیندار اپنے علاقہ کے مناسب حال درختوں سے واقف ہی ہوتے ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

علاقہ	درخت
کوہستانی علاقہ	چیل۔ سیب۔ ناشپاتی۔ شاہ بلوط۔ وغیرہ
نیم کوہستانی علاقہ	نیم۔ آملہ۔ جامن۔ شہتوت وغیرہ
دامن کوہ	پھلاہی۔ نیم۔ بیر۔ زیتون وغیرہ
آب پاشی میدانی علاقہ	شیشم۔ بکائن۔ شہتوت۔ شرین۔ جامن۔ وغیرہ
خشک میدانی علاقہ	جنڈ۔ بیر۔ لسوڑا۔ وغیرہ

اپنے اپنے علاقہ میں محکمہ جنگلات کے کارکنوں سے رابطہ پیدا کر کے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اس میں ملک کے علاوہ اپنا فائدہ بھی ہے۔ آمد بڑھانے کا یہ ایک مؤثر ذریعہ ہے جن دیہاتی زمیندارہ جماعتوں میں سیکرٹریان زراعت مقرر ہیں ان سے جہاں نہیں ہیں وہاں پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ افراد جماعت کو درخت کاری کی تحریک کریں اور ہفتہ شجرکاری ختم ہونے پر اپنی مساعی کے نتائج سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

جو زمیندار زمین کی گنجائش اور مالی استطاعت رکھتے ہیں وہ باغوں کی طرف بھی توجہ فرمادیں یہ آمد کا بڑا ذریعہ ہے اور بحیثیت صنعت پاکستان میں پھلوں کی افزائش کی بڑی گنجائش ہے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے چوہدری منصور احمد ظفر کا نکاح بحق مہر مبلغ ۳ ہزار روپیہ پر حمیدہ خانم بنت قریشی حسن دین صاحب گول بازار ربوہ مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر مکرم حافظ مبارک احمد صاحب حیدری نے مورخہ ۱۳/۵/۶۳ کو پڑھا

بزرگان سلسلہ کی خدمت میں جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے دعا کی درخواست ہے۔ (خادم میاں خاں۔ احمد نگر متصل ربوہ۔ ضلع جھنگ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ روس بھارت کو گائیڈڈ میزائل راڈار اور ٹرانسپورٹ طیارے دینے پر آمادہ ہوگیا ہے۔ ماسکو سے نئی دہلی پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق بھارت کا جو وفد فوجی اسلحہ خریدنے کے لئے ماسکو کے دورہ پر گیا ہوا ہے اس نے روسی حکام کے ساتھ بات چیت مکمل کرلی ہے اور معاہدہ پر عنقریب دستخط ہوجائیں گے موصولہ اطلاعات کے مطابق اس معاہدہ کی بڑی خصوصیت یہ ہوگی کہ روسی جنگی سامان کے استعمال پر کوئی سیاسی پابندی نہیں لگائی جائے گی اور بھارت اپنی سرحدوں پر کسی بھی جگہ یہ سامان استعمال کرسکے گا۔ بھارتی وفد ایم آئی جی ۲۱ ساخت کے دو سکواڈرن سپرسانک طیارے خریدنے کی کوشش کر رہا ہے ان اطلاعات کے مطابق روس اس جنگی سامان کی قیمت بھارتی کرنسی میں بھی وصول کرنے پر رضامند ہے۔ دریں اثنا بھارت مغربی ممالک سے بھی مزید فوجی اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ ملک کے اندر اور باہر چین کے حملہ کا ہوا کھڑا کر رہا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ امریکی کانگرس بھارت کی فوجی امداد کا بل منظور کردے۔

● لاہور ۳۰ جولائی۔ مرکزی وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے کہا ہے پاکستان روس کے ساتھ طویل المیعاد تجارتی معاہدہ کرنے کو تیار ہے بشرطیکہ وہ وہی رعایات دے جو دوسرے ممالک نے دے رکھی ہیں وہ راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے لاہور ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ روس کے ساتھ قلیل المیعاد تجارتی معاہدہ کرنا مناسب نہیں ہے روس پاکستان کو خام مال کے عوض مشینری دینا چاہتا ہے روسی مشینری کو خریدنے کے بعد اس ملک سے فالتو پرزے بھی خریدنا پڑیں گے اور طویل المیعاد تجارتی معاہدہ کے بغیر ایسا کرنا ممکن نہیں ہے

وزیر تجارت نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے اختتام پر میں چین کے دورہ پر جاؤں گا۔ چین اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدوں پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب وحید الزمان نے کہا یہ معاہدہ برا نہیں رہا چین نے گزشتہ سال پاکستانی روئی کی بڑی مقدار خریدی تھی۔ انھوں نے اس تجویز کی حمایت کی کہ تمام ترقی پذیر ممالک کو اپنی مصنوعات کی اچھی قیمتیں وصول کرنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔

● نیویارک ۳۰ جولائی۔ نیویارک ٹائمز نے پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا ذمہ دار امریکی حکومت کو ٹھہرایا ہے اخبار نے اپنے اداریہ میں "پاکستان اور چین" کے عنوان سے لکھا ہے کہ پاکستان نے چین سے تجارتی اور سفارتی تعلقات کو مضبوط بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ آزاد دنیا کے استحکام کے لئے ایک اچھا اقدام ہے مگر پاکستان نے چین سے اگر دفاعی معاہدہ کرلیا تو یہ ایک بڑی تشویش ناک بات ہوگی اخبار نے لکھا ہے کہ اس کی تمام تر ذمہ داری امریکہ پر عاید ہوتی ہے کیونکہ اس نے بھارت کو بے پناہ فوجی امداد دے کر پاکستان کو دشمن بنا لیا ہے اور پاکستان جو کل تک آزاد دنیا کا حلیف اور کمیونزم کی رکاوٹ میں ایک ستون شمار ہوتا تھا امریکی پالیسی کی وجہ سے بدظن ہوگیا ہے۔

● کراچی ۳۰ جولائی۔ بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سرحدی پولیس کی ایک خاص تنظیم قائم کی جا رہی ہے جسے فوجی خدمات ادا کرنے کی خاص تربیت دی جائے گی یہاں کے سیاسی حلقوں نے اس اقدام کو مغربی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش قرار دیا ہے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی طویل مشترکہ سرحد کے پیش نظر نئی سرحدی پولیس کے مقاصد مخفی نہیں ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کس طرح مغربی ملکوں سے چین کے خلاف لڑنے کے لئے حاصل کئے ہوئے اسلحہ کو پاکستان کے خلاف میدان میں لا رہا ہے

● ماسکو ۳۰ جولائی۔ روس ایران کو دو بجلی گھروں کی تعمیر کے لئے ۳ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر قرض دے گا روس اور ایران کے درمیان حال ہی میں اقتصادی اور فنی امداد کا جو معاہدہ ہوا تھا یہ قرضہ اسی کے تحت دیا جائے گا۔ اس معاہدہ کی تفصیلات گزشتہ روز شائع کی گئی تھیں

● قاہرہ ۳۰ جولائی۔ صدر ناصر نے سکندریہ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانسیسی ماہرین اسرائیل کیلئے راکٹ بنا رہے ہیں اور اگر مصر اسلحہ تیار نہ کرے تو اسرائیل اس پر قبضہ کرلے گا

ضروری اطلاع

میٹرک کے طلبہ کی جو خصوصی کلاس ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء سے شروع ہونی تھی اسے بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کردیا گیا ہے۔ طلبہ اور اساتذہ کرام نوٹ کرلیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

محترمہ رضیہ اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کوٹ کرم بخش ۵ روپے صدقہ ارسال کرتی ہوئی تحریر فرماتی ہیں کہ ان کے بھائی لطیف احمد کا میو ہسپتال لاہور میں اپنڈے سائٹیس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

مورخہ ۳ تا ۱۱ اگست ۱۹۶۳ء بمقام مسجد دارالذکر گڑھی شاہو میو روڈ۔ لاہور منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے پروگرام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

افتتاح } محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مورخہ ۳ اگست کو پانچ بجے بعد از نماز عصر فرمائیں گے۔ بعد ازاں مرکزی نمائندہ کی تقریر ہوگی اور پیغامات سنائے جائیں گے۔

صبح کا پروگرام } روزانہ ۱۵-۳ تا ۶ بجے نماز تہجد۔ نماز فجر۔ درس قرآن مجید۔ درس حدیث تجوید القرآن و قرأت۔

درسی پروگرام } روزانہ ۸ تا ۱۵-۱۲ بجے نماز باترجمہ و تربیتی امور۔ تاریخ اسلام۔ سول ڈیفنس خلاصہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے عقائد

پروگرام اطفال الاحمدیہ } بچوں کا تربیتی پروگرام روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے ہوگا۔

سیمینار } روزانہ ۲ تا ½۴ بجے ہوگا جس میں سلسلہ کے علماء ایک گھنٹہ تقریر فرمائیں گے اور بعد میں سوال و جواب کا موقع دیا جاوے گا۔

کھیلوں کا پروگرام } روزانہ ۵ تا ۶ بجے شام مختلف قسم کی کھیلوں کے مقابلہ جات ہوں گے۔

اجلاس شب } روزانہ ½۷ تا ۹ بجے بعد از نماز مغرب سلسلہ کے جید علماء تقاریر فرمائیں گے۔

اختتامی اجلاس } مورخہ ۱۱ اگست کو ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔ جس میں رپورٹ صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تقسیم اسناد و انعامات فرمائیں گے۔

محمود احمد قریشی۔ نگران اعلیٰ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸/۷/۶۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مکرم محمد یوسف صاحب سلیم بی اے واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ کا نکاح میری ہمشیرہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت ملک ظہور الدین صاحب مرحوم ۱۲۳ اجناح کالونی لائلپور سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(ملک حفیظ الدین۔ لائلپور)

انسپکٹر انصار اللہ کا دورہ

مکرم محمد یعقوب خان صاحب انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۲۹ جولائی سے ضلع سرگودھا کی حسب ذیل مجالس کا دورہ کر رہے ہیں۔ خان صاحب موصوف کا یہ دورہ پندرہ اگست تک ہوگا مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔

۱۔ سرگودھا
۲۔ خوشاب
۳۔ جوہر آباد
۴۔ قائد آباد
۵۔ چک ۳۹ ایس۔بی
۶۔ چک ۱/۲ این۔بی۔ٹی
۷۔ بھان امیر علی وڑک
۸۔ کوٹ مومن
۹۔ تخت ہزارہ
۱۰۔ ادرحمہ
۱۱۔ بھابڑہ
۱۲۔ روڈہ
۱۳۔ بھیرہ
۱۴۔ گھوگھیاٹ
۱۵۔ چک پنیار
۱۶۔ چک ۳۲ جنوبی۔ ۳۳ جنوبی

قائد عمومی مجلس انصار اللہ
مرکزیہ